واعظ الجمعہ

تجسس وعیب جوئی کی ممانعت

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی محمد احتشام قادری

www.facebook.com/darahlesunnat

واعظ الجمعہ

تجسس اور عیب جُوئی کی ممانعت

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی محمد احتشام قادری

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

تجسس اور عیب جُوئی کی ممانعت

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلهِ وصحبهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسم الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافِعِ یومِ نشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلهِ وصَحبهِ أجمعين.

تجسس کیا ہے؟

برادرانِ اسلام! لوگوں کی خفیہ باتیں اور عیب جاننے کی کوشش "تجسُس" اور ان عیبوں کو دوسروں کے سامنے بیان کرنا "عیب جُوئی" کہلاتا ہے۔ حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ "اِحیاء العلوم" میں فرماتے ہیں کہ "تجسس کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالی کے بندوں کو اُس کے پردے کے پیچھے نہ چھوڑا جائے، اور مطلع ہونے اور پردہ ہٹانے کی کوشش کی جائے، یہاں تک کہ اس کے سامنے وہ بات کھل جائے کہ اگر اس سے چھپی رہتی تو اس کا دِل اور دِین زیادہ محفوظ رہتا"[1]۔

مزید فرماتے ہیں کہ "تجسس، بدگمانی کے نتائج میں سے ہے؛ کیونکہ دل صرف گمان پر صبر نہیں کرتا، بلکہ یقین کی تلاش میں رہتا ہے، اور اس طرح تجسس میں

(۱) "إحياء علوم الدين" كتاب آفت اللسان، الآفة ١٥ الغيبة، ٣/ ١٦١.

مشغول ہوجاتا ہے، حالانکہ اس سے بھی منع کیا گیا ہے"[1]۔

تجسس اور عیب جُوئی کی منع ہے

حضراتِ محترم! کسی مسلمان کے چھپے عیب جن پر اللہ تعالی نے اپنی ستّاری کا پردہ ڈال رکھا ہے، عیب جُوئی کی غرض سے انہیں تلاش کرنا، اور دوسروں کے سامنے بیان کرنا حرام ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۫ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا﴾[2] "اے ایمان والو! بہت گمانوں سے بچو، یقیناً کوئی گمان گناہ ہوجاتا ہے، اور عیب نہ ڈھونڈو"۔

صدر الاَفاضل علّامہ سیّد نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ تعالی اس آیت مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: "یعنی مسلمانوں کی عیب جُوئی نہ کرو، اور ان کے چُھپے حال کی جستجو میں نہ رہو جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی ستّاری سے چُھپایا"[3]۔

تجسس اور عیب جُوئی کرنے والے کے لیے خرابی کی وعید

حضراتِ گرامی قدر! تجسس اور عیب جُوئی کرنے والے کے لیے قرآنِ حکیم میں خرابی کی وعید بیان ہوئی ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ﴾[4] "اُس کے لیے خرابی ہے جو لوگوں کے منہ پر عیب نکالے (اور) پیٹھ پیچھے بدی (غیبت) کرے"۔

---

(١) المرجع نفسه.

(٢) پ٢٦، الحجرات: ١٢.

(٣) "تفسیر خزائن العرفان" پ٢٦، الحجرات، زیرِ آیت: ١٢، ص٩٢٥۔

(٤) پ٣٠، الهمزة: ١.

دوسروں کی عیب جُوئی نہ کرو!

عزیزانِ مَن! احادیثِ مبارکہ میں بھی متعدّد مقامات پر تجسُّس اور عیب جُوئی سے منع فرمایا گیا ہے، حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، مصطفی جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: «وَلَا تَجَسَّسُوا»[1] "دوسروں کی عیب جُوئی نہ کرو"۔

شیخ الحدیث علّامہ عبد المصطفی اعظمی رَحِمَہُ اللہُ "جنّتی زیور" میں "عیب جُوئی" کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "اِدھر اُدھر کان لگا کر لوگوں کی باتوں کو چُھپ چُھپ کر سننا، یا تاک جھانک کر لوگوں کے عیبوں کو تلاش کرنا (تجسس اور عیب جُوئی ہے) یہ بڑی ہی چھچھوری حرکت اور خراب عادت ہے، دنیا میں اس کا انجام بدنامی اور ذِلّت و رُسوائی ہے، اور آخرت میں اس کی سزا جہنم کا عذاب ہے، ایسا کرنے والوں کے کانوں اور آنکھوں میں قیامت کے دن سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے گا"[2]۔

عیب جُوئی کرنے والے کی دنیا میں ذِلّت ورُسوائی

جانِ برادر! اپنے مسلمان بھائی کی عیب جُوئی دنیا میں بھی ذِلّت ورُسوائی کا باعث ہے، حضرت سیّدنا ابو بَرزہ اَسلمی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: «يَا مَعْشَرَ مَنْ آمَنَ بِلِسَانِهِ، وَلَمْ يَدْخُلِ الْإِيمَانُ قَلْبَهُ! لَا تَغْتَابُوا الْمُسْلِمِينَ، وَلَا تَتَّبِعُوا عَوْرَاتِهِمْ؛ فَإِنَّهُ مَنِ اتَّبَعَ عَوْرَاتِهِمْ يَتَّبِعُ اللهُ عَوْرَتَهُ، وَمَنْ يَتَّبِعِ اللهُ عَوْرَتَهُ يَفْضَحْهُ فِي بَيْتِهِ»[3] "اے وہ لوگو جو زبانوں سے تو ایمان لے آئے ہو، مگر تمہارے دل میں ابھی تک ایمان داخل نہیں ہوا!

---

(۱) "صحيح البخاري" كتاب النكاح، ر: ٥١٤٣، صـ٩٢٠.

(۲) "جنتی زیور" اخلاقیات، عیب جوئی، صـ۱۲۳۔

(۳) "شُعَب الإيمان" باب في تحريم أعراض الناس ...إلخ، ر: ٦٧٠٤، ٥/ ٢٢٨٦.

مسلمانوں کی غیبت نہ کرو، اور ان کے عُیوب تلاش نہ کرو؛ کیونکہ جو اپنے مسلمان بھائی کا عیب تلاش کرے گا، اللہ تعالی اُس کے عیب ظاہر کرنے کا ارادہ فرمالے گا، اور اللہ عَزَّوَجَلَّ جس کے عیب ظاہر کرنے کا اردہ فرمالے، تو اُسے رُسوا کرکے ہی چھوڑے گا، چاہے وہ اپنے گھر میں خود کو محفوظ کرکے بیٹھا ہو"۔

بے عیب لوگوں میں عیب تلاش کرنے والے کا انجام

حضراتِ ذی وقار! بے عیب لوگوں میں عیب تلاش کرنے والے شخص کا، آخرت میں انتہائی بھیانک انجام ہوگا، حضرت سیّدنا علاء بن حارث رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، سرورِ کونین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: «الْهَمَّازُونَ وَاللَّمَّازُونَ، الْمَشَّاءُونَ بِالنَّمِيمَةِ، الْبَاغُونَ الْبُرَآءَ الْعَنَتَ، يَحْشُرُهُمُ اللهُ فِي وُجُوهِ الْكِلَابِ»[1] "منہ پر بُرا بھلا کہنے والوں، پیٹھ پیچھے عیب جُوئی کرنے والوں، چغلی کھانے والوں اور بے عیب لوگوں میں عیب تلاش کرنے والوں کو، اللہ جَلَّ جَلَالُہ (بروزِ قیامت) کُتوں کی شکل میں جمع فرمائے گا!"۔

دوسروں کی عیب جُوئی سے بچنے والے کے لیے خوشخبری ہے

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! جو شخص اپنے عیبوں کو یاد کرکے دوسروں کی عیب جُوئی سے باز رہے، حدیثِ پاک میں اس کے لیے "طُوبیٰ" کے الفاظ ارشاد فرمائے ہیں، حضرت سیّدنا انَس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: «طُوبَى لمن شغله عَيبُه عَن عُيُوب النَّاس»[2] "خوشخبری ہے اُس کے لیے جسے اُس کے عیبوں نے، لوگوں کی عیب جُوئی سے باز رکھا"۔

---

(١) "التوبيخ والتنبيه" للأصبهاني، باب البهتان وما جاء فيه، ر: ٢٢٠، صـ٩٧.

(٢) "مسند البزّار" مسند أبي حمزة أنس بن مالك، ر: ٦٢٣٧، ١٢/ ٣٤٨.

"طُوبٰی" کا لفظی معنی ہے "خوشخبری" البتہ اس حدیثِ پاک کی شرح میں یہ بھی لکھا گیا ہے کہ یہاں "طُوبٰی" سے مراد جنّت کا وہ درخت ہے، جس کی مسافت کا یہ عالَم ہے کہ اگر کوئی گھڑ سوار اس درخت کے سائے میں سو۱۰۰ سال تک مسلسل چلے، تب بھی اس کا سایہ ختم نہ ہو گا[1]۔ لہذا ہمیں بھی چاہیے کہ دوسروں کے عیب تلاش کرنے اور انہیں لوگوں کے سامنے بیان کرنے کے بجائے، اپنے گناہوں، بُرائیوں اور عیبوں پر نظر رکھیں، اور اللہ عَزَّوَجَلّ کے حضور توبہ واستغفار کرتے رہا کریں!۔

تجسس اور عیب جُوئی مُعاشرے میں خرابی اور فساد کا باعث ہے

برادرانِ اسلام! تجسس اور عیب جُوئی مُعاشرے میں خرابی اور فساد کا باعث ہے، حضرت سیّدنا امیر مُعاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: «إِنَّكَ إِنِ اتَّبَعْتَ عَوْرَاتِ النَّاسِ أَفْسَدْتَهُمْ -أَوْ- كِدْتَ أَنْ تُفْسِدَهُمْ»[2] "اگر تم لوگوں کی عیب جُوئی کرتے پھرو گے، تو انہیں خراب کر دو گے، یا انہیں خرابی تک پہنچا دو گے"۔

لوگوں کو ناکردہ گناہوں کی سزا دینا انہیں بگاڑنے کے مترادِف ہے

عزیزانِ محترم! بے گناہوں پر مختلف نَوعیت کے اِلزام اور عیب لگا کر، انہیں جھوٹے مقدّمات میں پھنسانا اور سزا دینا یا دِلوانا، یہ انہیں بگاڑنے کے مترادِف ہے، حضرت سیّدنا مِقدام بن مَعدیکرب، اور حضرت سیّدنا ابواُمامہ باہلی سمیت دیگر متعدّد صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم سے روایت ہے، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: «إِنَّ الْأَمِيرَ

---

(١) انظر: "سُبل السلام" [الْعاقِل يشتغل بعيوب نَفْسه] ر: ١٤٢٠، ٢/ ٦٨٠.

(٢) "سنن أبي داود" كتاب الأدب، ر: ٤٨٨٨، صـ٦٨٩. و"مُستدرَك الحاكم" كتاب الحدود، وأما حديث شرحبيل بن أوس، ر: ٨١٣٧، ٤/ ٤١٩.

إِذَا ابْتَغَى الرِّيبَةَ فِي النَّاسِ أَفْسَدَهُمْ»[1] "بے شک امیر (یعنی حاکم) جب لوگوں میں عیب (شک وشُبہ) ڈھونڈتا ہے تو انہیں بگاڑ دیتا ہے"۔ لہذا ہمارے حکمران، قاضی صاحبان اور قانون نافذ کرنے والے ادارے، محض شک وشبہ کی بنیاد پر کسی بے گناہ ملزم کو مجرم قرار دے کر سزا نہ دیا کریں؛ کیونکہ یہ عام مُشاہدے کی بات ہے کہ اگر کسی شریف گھرانے کا کوئی فرد بے گناہ جیل چلا جائے، تو رہا ہونے کے بعد اُس کے انداز واَطوار بدل جاتے ہیں، پھر وہ سچ مچ مجرمانہ سرگرمیوں میں ملوّث ہوجاتا ہے۔

کسی مسلمان کی عیب جُوئی اُسے برہنہ کرنے سے زیادہ بڑا گناہ ہے

عزیزانِ مَن! کسی مسلمان کی عیب جُوئی کرنا، اُسے برہنہ کرنے سے بڑا گناہ ہے، "احیاء العلوم" میں ہے کہ حضرت سیّدُنا عیسیٰ روح اللہ علیہ الصلاۃ والسلام نے اپنے حواریوں سے ارشاد فرمایا کہ "اگر تم اپنے بھائی کو اس حالت میں سوتا پاؤ، کہ ہوا نے اس (کے جسم) سے کپڑا ہٹا دیا ہے (جس کے باعث اُس کا ستر (چھپانے کی جگہ) ظاہر ہو جائے، تو ایسی صورت میں) تم کیا کروگے؟" انہوں نے عرض کی: "ہم اُس کی ستر پوشی کریں گے اور اُسے ڈھانپ دیں گے" حضرت سیّدُنا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا: "بلکہ تم اس کا ستر کھول دوگے" حواریوں نے تعجب سے کہا: "سبحان اللہ! ایسا کون کرے گا؟" حضرت سیّدُنا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کے (عیبوں کے) بارے میں کچھ سنتا ہے، تو اُسے بڑھا چڑھا کر بیان کرتا ہے، اور یہ (چیز) اُسے برہنہ کرنے سے زیادہ بڑا گناہ ہے"[2]۔

---

(١) "سنن أبي داود" باب في النهي عن التجسس، ر: ٤٨٨٩، صـ٦٨٩، ٦٩٠.

(٢) "إحياء علوم الدين"، كتاب آداب الألفة والأخوة ...إلخ، الحقّ ٣: في اللسان ...إلخ، ٢/ ١٩٣.

تجسس اور عیب جُوئی سے متعلق بزرگانِ دین کے چند اقوال

حضراتِ ذی وقار! تجسس اور عیب جُوئی گناہ ہے، جبکہ دوسروں کے عیبوں سے خود کو لاعلم اور غافل رکھنا بزرگوں اور دیندار لوگوں کا شیوہ ہے، لہذا اس سلسلے میں بزرگانِ دین کے چند اقوال ملاحظہ فرمائیں:

(۱) حضرتِ سیّدُنا عبد اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: «إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَذْكُرَ عُيُوبَ صَاحِبِكَ فَاذْكُرْ عُيُوبَكَ»[1] "جب تم کسی کے عُیوب بیان کرنے کا ارادہ کرو، تو (پہلے) اپنے عیبوں کو یاد کر لیا کرو"۔

(۲) حضرت سیّدُنا زید قُمّی رَحِمَہُ اللہُ تَعَالٰی فرماتے ہیں کہ "وہ شخص کیسا عجیب ہے جسے معلوم ہے کہ مجھ میں فُلاں عیب ہے، اس کے باوُجود خود کو اچھا انسان سمجھتا ہے، جبکہ اپنے مسلمان بھائی کو صرف شک (یا سنی سنائی بات) کی بنیاد پر بُرا تصوُر کرتا ہے!"[2]۔

(۳) حضرت عون بن عبد اللہ رَحِمَہُ اللہُ تَعَالٰی نے فرمایا کہ "جو لوگوں کی عیب جُوئی کے لیے فارغ ہے، میرے نزدیک وہ اپنی ذات سے غافل ہے"[3]۔

(۴) شیخ سعدی رَحِمَہُ اللہُ تَعَالٰی فرماتے ہیں کہ "میں بچپن میں اپنے والدِ محترم کے ساتھ شب بیداری میں مصروف تھا، اور قرآن پاک کی تلاوت کر رہا تھا، ہمارے اَطراف میں کچھ لوگ سوئے ہوئے تھے، میں نے اپنے والد سے کہا کہ اس جماعت میں ایک بھی ایسا نہیں جو بیدار ہو؛ تاکہ دو ۲ رکعت نماز ادا کر لے، اس طرح سوئے ہوئے ہیں کہ گویا مر چکے ہیں۔ یہ سن کر والدِ محترم نے جواب دیا کہ "اے میری جان!

---

(۱) "ذمّ الغيبة" لابن أبي الدنيا، باب الغيبة وذمها، ر: ٥٦، صـ٢٢.

(۲) "تنبيه المغترّين" للشّعراني، الباب ٣، ومنها الاشتغال بعيوب ...إلخ، صـ٢١٧.

(۳) "حلية الأولياء" لأبي نعيم، عون بن عبد الله بن عتبة ...إلخ، ر: ٥٥٦٤، ٤/ ٢٧٨.

اگر تُو بھی سوچ لیتا تو اس سے بہتر تھا کہ لوگوں کی عیب جُوئی کرتا"[1]۔

تجسس کے اَسباب

میرے محترم بھائیو! تجسس اور عیب جُوئی کے مختلف اَسباب ہیں جن میں سے چند حسبِ ذیل ہیں:

(۱) بغض، کینہ اور ذاتی دشمنی

تجسس کا ایک اہم سبب بغض، کینہ اور ذاتی دشمنی ہے، جب کسی مسلمان کا بغض وکینہ دل میں آجاتا ہے، تو اُس کا سیدھا کام بھی اُلٹا دکھائی دیتا ہے، یوں نظریں اُس کے عیوب تلاش کرنے میں لگی رہتی ہیں۔ اس کا علاج یہ ہے کہ بندہ اپنے دل کو مسلمانوں کے بغض وکینہ سے پاک صاف کرے، اپنے دل میں مسلمانوں کی محبت پیدا کرے[2] اور رسول الله ﷺ کے اس فرمان کو پیشِ نظر رکھے: «وَمَنْ نَظَرَ إِلَى أَخِيهِ نَظْرَةً لَيْسَ فِي قَلْبِهِ أَوْ صَدْرِهِ حِنَةٌ، لَمْ يَرْجِعْ إِلَيْهِ طَرْفُهُ حَتَّى يَغْفِرَ اللهُ لَهُمَا مَا مَضَى مِنْ ذُنُوبِهِمَا»[3] "جو کوئی اپنے مسلمان بھائی کی طرف (محبت سے) دیکھے، اور اُس کے دل یا سینے میں (کسی قسم کی) عداوت (دشمنی) نہ ہو، تو نگاہ واپس لَوٹنے سے پہلے، اللہ تعالی دونوں کے گزشتہ گناہ بخش دیتا ہے"۔ اس طرح دل میں مسلمانوں کی محبت پیدا ہوگی، اور ان کے عُیوب تلاش کرنے سے بھی نَجات ملے ہوگی۔

(۲) حسد

جانِ برادر! "تجسس کا ایک اہم سبب حسد بھی ہے؛ کیونکہ حاسِد کسی بھی قیمت

---

(۱) "گلستانِ سعدی" باب دُوم در اخلاق درویشاں، حکایت: ۷، ص۸۱۔

(۲) "باطنی بیماریوں کی معلومات" تجسس کے ۷ اَسباب وعلاج، ص۳۲۳، ۳۲۴۔

(۳) "شُعب الإيمان" باب في الحث على ترك الغِلّ والحسد، ر: ٦٦٢٤، ٥/ ٢٢٥٧.

پر محسود (جس سے حسد کیا جائے اُس) کی عزت افزائی کو پسند نہیں کرتا، بلکہ ہر وقت اس کی نعمت چھِن جانے کی خواہش رکھتا ہے، لہٰذا حاسِد عیب تلاش کرکے محسود کو بدنام کرنے کی کوشش میں لگا رہتا ہے"(۱)۔

"حسد سے نَجات اور چھٹکارا پانے کا طریقہ یہ ہے کہ انسان اللہ تعالی کی تقسیم پر راضِی رہے، اللہ کی جو جو نعمتیں اسے حاصل ہیں ان پر قناعت کرے، اللہ کا شکر ادا کرے، جب آدمی قناعت اختیار کرتے ہوئے اللہ تعالی کی تقدیر پر راضِی رہتا ہے، تو لوگوں کے پاس موجود نعمتوں کی تمنّا وآرزو سے آزاد ہو جاتا ہے، مصطفی کریم ﷺ نے فرمایا: «ارْضَ بِمَا قَسَمَ اللهُ لَكَ، تَكُنْ أَغْنَى النَّاسِ»(۲) "اللہ تعالی کی تقسیم پر راضِی رہو، امیر ترین ہو جاؤ گے"۔ جو کچھ موجود ہے اس پر قناعت ورضا، آدمی میں راحت وسکون پیدا کرتے ہیں، اور یہ چیز کامیابی کے اَسباب میں سے ایک اہم سبب ہے، آقائے دوجہاں ﷺ نے فرمایا: «قَدْ أَفْلَحَ مَنْ أَسْلَمَ، وَرُزِقَ كَفَافاً، وَقَنَّعَهُ اللهُ بِمَا آتَاهُ»(۳) "جس نے اسلام قبول کیا، اور جسے ضرورت کے مطابق روزی مل گئی، اور جسے اللہ تعالی نے قناعت کی توفیق دے دی، اس نے فلاح پالی"(۴)۔

(۳) چغل خوری کی عادت

حضراتِ محترم! چغل خوری کی عادت بھی تجسس اور عیب جُوئی کا ایک اہم سبب ہے۔ "چغل خور کو کسی نہ کسی منفی پہلو کی ضرورت ہوتی ہے، لہٰذا وہ ہر وقت

---

(۱) "باطنی بیماریوں کی معلومات" تجسس کے ۷ اَسباب وعلاج، ص۳۲۴۔

(۲) "جامع الترمذي" أبواب الزُهد، ر: ۲۳۰۵، صـ۵۲۸.

(۳) "صحيح مسلم" كتاب الزكاة، باب في الكفاف والقناعة، ر: ۲٤۲٦، صـ٤۲٤.

(۴) "حسد کی مذمّت" واعظ الجمعہ، ۲۴ اگست ۲۰۱۲ء۔

مسلمانوں کے پوشیدہ عیبوں کی تلاش میں لگا رہتا ہے، پھر یہ عیب اِدھر اُدھر بیان کرکے فتنہ وفساد کا باعث بنتا ہے"[1]۔

اس کا علاج یہ ہے کہ چغل خوری کی وعیدوں کو پیش نظر رکھے، اور ان سے بچنے کی کوشش کرتا رہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَ لَا تُطِعۡ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِیۡنٍ ۙ﴿۱۰﴾ هَمَّازٍ مَّشَّآءٍۭ بِنَمِیۡمٍ﴾[2] "ہر اَیسے کی بات نہ سُننا جو بڑا قسمیں کھانے والا ذلیل، بہت طعنہ دینے والا، بہت چُغلیاں لگانے والا ہو"۔

مصطفیٰ جانِ رَحمت ﷺ نے ارشاد فرمایا: «لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ نَمَّامٌ»[3] "چُغل خور جنّت میں داخل نہیں ہو گا"۔

حضرت سیّدنا عبد اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے، سرکارِ دو عالَم ﷺ دو ۲ قبروں کے پاس سے گزرے تو فرمایا: «إِنَّهما لَيُعَذَّبان، وَمَا يُعَذَّبَانِ فِيْ كَبِيْر، أَمَّا هَذَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ، وَأَمَّا هَذَا فَكَانَ يَمْشِيْ بِالنَّمِيْمَة»[4] "اِن دونوں پر عذاب ہو رہا ہے، اور وہ بھی بظاہر کسی بڑی بات پر نہیں، بلکہ اِن میں سے ایک تو اپنے پیشاب کے چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا، جبکہ دوسرا چُغلی کیا کرتا تھا"۔ لٰہذا ہم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ ہمیشہ اس خطرناک مُہلِک مرض سے اپنے آپ کو بچائے رکھے، اور دوسروں کو بھی اس سے بچانے کی کوشش کرتا رہے؛ کہ اس میں پورے مُعاشرے کی بھلائی ہے!۔

---

(۱) "باطنی بیماریوں کی معلومات" تجسس کے ۷ اسباب وعلاج، صـ۳۲۴، ۳۲۵۔

(۲) پ۲۹، القلم: ۱۰، ۱۱.

(۳) "صحيح مسلم" كتابُ الإيمان، باب بيان غلظ تحريم النميمة، ر: ۲۹۰، صـ۵۹.

(٤) "صحيح البخاري" كتابُ الأدب، بابُ الْغِيبَة، ر: ٦٠٥٢، صـ١٠٥٧.

(۴) چاپلوسی کی عادت

حضراتِ گرامی قدر! چاپلوسی کی عادت بھی تجسس اور عیب جُوئی کے بڑے اسباب میں سے ایک ہے۔ "بعض اَفراد اپنے ہم منصب کے عُیوب بلاضرورت شرعی اپنے افسر یا نگران وغیرہ تک پہنچاکر، ان کے آگے اپنا اعتماد قائم کرتے ہیں، اور بدلے میں ذاتی مفادات حاصل کرتے ہیں، ایسے لوگوں کی ترقی کا تمام تر دار و مدار چاپلوسی پر ہوتا ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ بندہ کامیابی حاصل کرنے کے لیے اپنی خداداد صلاحیتوں کو برُوئے کار لائے، اور مسلمانوں کی چاپلوسی سے بچے"[1]؛ کیونکہ یہ ایک ایسی بیماری ہے جو عقلِ انسانی کو دیمک کی طرح چاٹ لیتی ہے، اس کے باعث سماجی، مُعاشرتی اور طبقاتی بگاڑ پیدا ہوتا ہے، خوشامد اور چاپلوسی کی صفتِ بد، ملک وقوم کی پستی اور زَوال کا باعث بھی بنتی ہے، قابلیت (Merit) کا قتلِ عام ہوتا ہے، اور نااہل لوگ راج اور حکمرانی کرتے ہیں، ؏

سو کام خوشامد سے نکلتے ہیں جہاں میں

دیکھو جسے دنیا میں خوشامد کا ہے بندا[2]

لہذا ہمیں چاہیے کہ اپنے مُعاشرے سے اس لعنت کا خاتمہ کریں، اور خوشامد و چاپلوسی کرنے والوں کی حوصلہ شکنی کریں"[3]۔

---

(۱) "باطنی بیماریوں کی معلومات" تجسس کے ۷ اَسباب وعلاج، ص۳۲۵۔

(۲) "کلیاتِ اقبال" بانگِ درا، ایک مکڑا اور مکھی (ماخوذ) ص۶۰۔

(۳) دیکھیے: "خوشامد و چاپلوسی کی مذمّت" واعظ الجمعہ، ۲۰ جنوری ۲۰۲۳ء۔

(۵) منافقت

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! منافقت بھی تجسس اور عیب جُوئی کے بڑے اسباب میں سے ایک ہے؛ کیونکہ بندۂ مؤمن ہمیشہ اپنے دوستوں کی خوبیاں پیشِ نظر رکھتا ہے، جبکہ منافق ہمیشہ بُرائیاں اور عُیوب کی تلاش میں رہتا ہے۔ منافقت نہایت بُری خصلت اور ایک قلبی ورُوحانی مرض ہے، اور اس کا علاج یہ ہے کہ بندہ اپنے اندر سے نِفاق کو دُور کرنے کے لیے عملی کوشش کرتا رہے، اور منافقت سے متعلق وعیدوں کو پیشِ نظر رکھے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿اَلْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ بَعْضُهُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ وَيَقْبِضُوْنَ اَيْدِيَهُمْ ؕ نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمْ﴾[1] "منافق مرد اور منافق عورتیں ایک تھیلی کے چٹے بٹے (ایک جیسے) ہیں، بُرائی کا حکم دیتے ہیں اور بھلائی سے منع کرتے ہیں، اور (راہِ خدا میں خرچ کرنے سے کنجوسی کرتے ہوئے) اپنی مٹھی بند رکھتے ہیں، وہ اللہ کو چھوڑ بیٹھے، تو اللہ نے بھی انہیں چھوڑ دیا"۔

ایک اَور مقام پر ارشاد فرمایا: ﴿يَحْذَرُ الْمُنٰفِقُوْنَ اَنْ تُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ سُوْرَةٌ تُنَبِّئُهُمْ بِمَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ ؕ قُلِ اسْتَهْزِءُوْا ۚ اِنَّ اللّٰهَ مُخْرِجٌ مَّا تَحْذَرُوْنَ﴾[2] "منافق ڈرتے ہیں کہ اُن پر کوئی سورت ایسی اُترے جو اُن کے دِلوں کی چھپی بات (منافقت) کو جتلا دے، تم فرماؤ کہ ہنسے جاؤ، اللہ کو ضرور ظاہر کرنا ہے جس کا تمہیں ڈر ہے!"۔ یعنی منافق لوگوں کو ہر وقت اس بات کا ڈر رہتا ہے کہ کہیں ان کا پردہ فاش نہ ہو جائے! اور لوگوں کو ان کی منافقت اور دوغلے کردار کا پتا نہ چل جائے!۔

---

(١) پ١٠، التوبة: ٦٧.

(٢) پ١٠، التوبة: ٦٤.

(٦) منفی سوچ اور خیالات

میرے محترم بھائیو! منفی سوچ اور خیالات بھی تجسس اور عیب جُوئی کے بڑے اسباب میں سے ایک ہے، منفی سوچ اور خیالات کا حامل شخص، تجسس اور عیب جُوئی کے مرض میں مبتلا ہو جاتا ہے، اور ہر وقت لوگوں کے عیبوں اور پوشیدہ باتوں کی ٹوہ، اس کا وطیرہ بن جاتا ہے۔ منفی سوچ اور خیالات سے نَجات کے لیے بندۂ مؤمن کو چاہیے کہ اپنے خیالات کو پاکیزہ اور مثبت رکھے، جس کام سے تعلق نہ ہو بلاوجہ اس کی ٹوہ میں نہ پڑے، اور لوگوں کے عیب تلاش کرنے کی کوشش نہ کرے! ؏

عیبوں کو ڈھونڈتی ہے عیب جُو کی نظر
جو خوش نظر ہیں وہ ہنر وکمال دیکھتے ہیں!

مسلمان کی پردہ پوشی کی فضیلت

حضراتِ گرامی قدر! اپنے مسلمان بھائی کا عیب چھپانا، اور اُس کی پردہ پوشی کرنا، دخولِ جنّت کا ایک بہترین ذریعہ ہے، حضرت سیّدنا عقبہ بن عامر رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضور نبئ مکرّم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «لَا يَرَى امْرُؤٌ مِنْ أَخِيهِ عَوْرَةً فَيَسْتُرُهَا، إِلَّا سَتَرَهُ اللهُ وَأَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ»[1] "جو اپنے کسی مسلمان بھائی کے عیب کو دیکھ لے اور اس کی پردہ پوشی کرے، اللہ تعالی اس کی پردہ پوشی فرمائے گا، اور اُسے جنّت میں داخل فرمائے گا"۔

حضرت سیّدنا عقبہ بن عامر رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رَحمتِ عالمیان نے فرمایا: «مَنْ سَتَرَ عَوْرَةَ مُؤْمِنٍ، فَكَأَنَّمَا اسْتَحْيَا مَوْؤُودَةً فِي قَبْرِهَا»[2] "جس

---

(١) "المعجم الكبير" أبو الخير مرثد بن عبد الله اليزني عن عقبة، ر: ٧٩٥، ١٧/ ٢٨٨.
(٢) "صَحيح ابْن حبَّان" كتاب البِرِّ والإِحسان، ر: ٥١٨، صـ١٤٠.

نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی، گویا اس نے قبر میں زندہ گاڑی ہوئی بچی کو زندہ کردیا"۔

مسلمان بھائی کا راز ظاہر کرنے کی دنیاوی سزا

عزیزانِ مَن! اپنے مسلمان بھائی کی عیب جُوئی کرنا، اور اس کا پردہ فاش کرنا، دنیا اور آخرت میں ذِلّت ورُسوائی کا باعث ہے، حضرت سیّدنا ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے، سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: «مَنْ سَتَرَ عَوْرَةَ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ، سَتَرَ اللهُ عَوْرَتَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ كَشَفَ عَوْرَةَ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ، كَشَفَ اللهُ عَوْرَتَهُ حَتَّى يَفْضَحَهُ بِهَا فِي بَيْتِهِ»[1] "جو اپنے مسلمان بھائی کی پردہ پوشی کرے گا، اللہ تعالی قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی فرمائے گا، اور جو اپنے مسلمان بھائی کے راز کھولے گا، اللہ تعالی اس کا راز ظاہر کردے گا، یہاں تک کہ وہ اپنے گھر ہی میں رُسوا ہوجائے گا!"۔

گنہگار کی پردہ پوشی کے اُصول وقواعد

حضراتِ ذی وقار! "کسی کے عیب یا راز کو ظاہر کرنا نہایت قبیح فعل ہے، جس کی دینِ اسلام نے سخت ممانعت فرمائی ہے؛ کیونکہ اس کے سبب دوسرے کو تکلیف پہنچتی ہے، اور اُس کا حقِ پردہ پوشی پامال ہوتا ہے، لیکن کسی کی پردہ پوشی اسی وقت جائز ہے جب اس عیب کا اثر اس کی ذات تک محدود ہو، البتہ جو بے باک علانیہ فسق وفجور کا ارتکاب کرتے ہیں، یا جو سرِعام گناہوں کے عادی ہیں، اور اپنے فسق فجور سے دوسروں کو نقصان پہنچاتے ہیں، اور لوگوں کے اَخلاق وعقائد خراب کرتے ہیں، تو ایسے شخص کے فسق وفجور کو بیان کرنا لازم ومُوجبِ ثواب ہے۔

---

(١) "سنن ابن ماجة" كتاب الحدود، ر: ٢٥٤٦، صـ٤٣٢.

اسی طرح اگر کوئی رشتہ کے لیے لڑکے کی معلومات چاہتا ہے، تو صحیح صحیح بات بتا دینے کا حکم ہے، لیکن جب کبھی اتفاقیہ کسی ایسے شخص کو خلافِ شرع کام کرتے دیکھیں جو گناہ کا عادی نہیں، چھپ چھپا کر گناہ کرتے دیکھا، اور وہ عیب ایسا ہو کہ اس سے کسی دوسرے مسلمان کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ بھی نہیں، تو اس عیب کا چھپانا دوسرے مسلمان کا اَخلاقی فرض بنتا ہے، لہذا اس کے گناہ کو چھپا کر اجر وثواب حاصل کیا جائے، حضرت سیّدنا ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے، مصطفی جانِ رحمت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: «الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ، لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ، وَمَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ، كَانَ اللهُ فِي حَاجَتِه، وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً، فَرَّجَ اللهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرُبَاتِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِماً سَتَرَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ»[1] "مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، نہ اُس پر ظلم کرے نہ اُسے ظالم کے حوالے کرے، جو اپنے مسلمان بھائی کی حاجت روائی میں رہے گا، اللہ تعالی اُس کی حاجت روائی فرمائے گا، اور جو کسی مسلمان سے تکلیف دُور کرے گا، اللہ تعالی اُس سے قیامت کی تکلیف دُور فرمائے گا، اور جو کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا، اللہ تعالی قیامت کے دن اُس کی پردہ پوشی فرمائے گا"[2]۔

محدثینِ کرام اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں کہ "مسلمان کی پردہ پوشی سے مراد یہ ہے کہ کبھی اتفاقاً کسی ایسے مسلمان کو جو سرِعام گناہ کا عادی نہیں، چھپ چھپا کر گناہ کرتے دیکھا، یا کسی مسلمان کے عیب پر مطّلع ہوا، تو چاہیے کہ اُس کے عیب کو چھپائے، لیکن جو بے باک علانیہ فسق وفجور کا ارتکاب کرتے ہیں، یا جن

---

(١) "صحيح البخاري" كتاب المظالم، ر: ٢٤٤٢، صـ٣٩٤.

(۲) دیکھیے: "پردہ پوشی کا بیان" واعظ الجمعہ، ۲۱ نومبر ۲۰۱۴ء۔

کی عادت ہے کہ اپنے فسق وفجور سے لوگوں کو نقصان پہنچاتے ہیں، یا لوگوں کے اَخلاقیات پر اثر انداز ہوتے ہیں، ایسے لوگوں کے فسق وفجور کو بیان کرنا واجب ہے؛ تاکہ لوگ اپنے آپ کو ایسوں کے شر وشرارت سے بچا سکیں"[1]۔

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، حضور پُر نور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «لَا يَسْتُرُ اللهُ عَلَى عَبْدٍ فِي الدُّنْيَا، إِلَّا سَتَرَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَة»[2] "اللہ تعالی جس بندہ کی دنیا میں عیب پوشی کرے گا، قیامت کے دن بھی اس کی عیب پوشی فرمائے گا"۔ لہٰذا جب تک اجازت شرعی نہ ہو، تب تک کسی کے عیب ظاہر کرنا ممنوع وگناہ ہے! ع

کب گناہوں سے کنارا میں کروں گا یا رب

نیک کب اے میرے اللہ بنوں گا یا رب!

کب گناہوں کے مرض سے میں شفا پاؤں گا

کب میں بیمار مدینے کا بنوں گا یا رب!

گر تو ناراض ہوا میری ہلاکت ہوگی

ہائے میں نارِ جہنم میں جلوں گا یا رب![3]

---

(۱) "عمدة القاري" كتاب المظالم، تحت ر: ٢٤٤٢، ٩/ ١٨٩، ملخّصاً.

(۲) "صحيح مسلم" كتاب البرّ والصلة، ر: ٦٥٩٤، صـ١١٣٢.

(۳)"وسائل بخشش" "کب گناہوں سے کنارا میں کروں گا یا رب! ص۸۴، ۸۵، ملتقطاً۔

دعا

اے اللہ! ہمیں تجسس وعیب جوئی اور اس جیسی دیگر عاداتِ بد سے بچا، اپنی زبان وہاتھ سے دوسروں کو تکلیف دینے، اور ٹوہ میں لگنے سے بچا، دنیا وآخرت میں ہمارے عیبوں کی پردہ پوشی فرما، ذِلّت، رُسوائی، اور بدنامی سے محفوظ فرما، اور ہمیں اپنے مسلمان بھائیوں کی پردہ پوشی کرنے کی سوچ عطا فرما۔

اے اللہ! اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے وسیلۂ جلیلہ سے ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما، ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے، قرآن وسُنّت سے محبت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں دینِ اسلام کا وفادار بنائے رکھ، ہمیں سچا پکّا باعمل عاشقِ رسول بنا، ہماری صفوں میں اتحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں کا پابند بنا، سُستی وکاہلی سے بچا، ہر نیک کام میں اِخلاص کی دَولت عطا فرما، تمام فرائض وواجبات کی ادائیگی بحسن وخوبی انجام دینے کی توفیق عطا فرما، بخل وکنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں مُلک وقوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتحاد واتفاق اور محبت واُلفت کو مزید مضبوط فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل کی توفیق عطا فرما۔ ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی اور چھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو کامل شِفا دے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے ربِ کریم! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ رکھ، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم کر دے، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کر دے، ہمارے اعمالِ حسَنہ قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، کفّار کے ظلم وبربریت کے شکار ہمارے فلسطینی اور کشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، دنیا بھر کے مسلمانوں کی جان، مال، عزّت، آبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کواُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما، آمین یا ربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدِنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُنِنا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.